مطبوعات

براہین وحی مرتبہ محمد اقبال سلمانی صاحب، ۲۰۰ صفحات، چھوٹا سائز، قیمت مجلد ۶ ملنے کا پتہ: مکتبہ امت مسلمہ (ہند) امرتسر

یہ کتاب چند مختلف اہل قلم کے مضامین کا مجموعہ ہے جو نیاز صاحب فتحپوری مدیر "نگار" کے جواب میں لکھے گئے ہیں، نیاز صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول اور ایک کبھی نہ جھوٹ بولنے والا بلند اخلاق انسان سمجھنے کے باوجود قرآن کو کلام الٰہی نہیں تسلیم کرتے اور اس کو رسول اللہ صلعم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ نیاز صاحب جیسے "روشن خیال" اور "عقلیت پرست" انسان کے منہ سے۔ جو اپنی فکری ترکتازیوں کے سامنے خدا کی خداوندی سے بھی مرعوب نہیں ہوتا، اتنی مہمل اور غیر معقول بات کا نکلنا انتہائی حیرت کا موجب ہے۔ آپ رسول کو رسول اور بلند اخلاق اور صادق و مصدوق بھی قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس امر کا بھی یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کلام خداوندی نہیں بلکہ رسول کے اپنے ذہن و دماغ کا نتیجہ ہے، حالانکہ قرآن میں جو چیز سب سے زیادہ واضح ہے وہ یہی ہے کہ رسول جو کچھ بھی قرآن کے نام سے لوگوں تک پہنچاتا ہے وہ اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا پیغام اور اسی کا اتارا ہوا کلام ہے۔ تو گویا آپ نعوذ باللہ زندگی بھر خدا پر افترا کرتے رہے اور ہر روز یہ جھوٹ بول کر لوگوں کو فریب دیتے رہے کہ یہ سب فرمودۂ خدا ہے، درانحالیکہ وہ سب اپنے ذہن و دماغ کا نتیجہ ہوتا تھا؟ کیا ایک بلند اخلاق اور سچے انسان کا یہی کیرکٹر ہوتا ہے؟

یہ عجیب "عقلیت" اور "روشن خیالی" ہے کہ ایک چیز کی صداقت پر آپ کا دل بھی نہیں ٹھکتا لیکن اس کے باوجود اس سے چمٹے رہنا آپ ضروری سمجھتے ہیں۔ موجودہ مادی تہذیب کی پیدا کی ہوئی ذہنی انارکی میں اگر کوئی شے قابل ستائش بھی تو صرف یہ کہ انسان اسی بات کو اپنائے جس پر اس کا ضمیر مطمئن ہو اور ان چیزوں کو علانیہ رد کردے جن پر اس کو اطمینان نہ ہو۔ مگر اس تہذیب کے ہندوستانی پیرووں کا باطن اس ایک خوبی سے بھی محروم ہے۔ اسلام کے مسلمہ اصولوں پر انھیں یقین نہیں مگر اس کے باوجود کچھ سیاسی، معاشرتی اور معاشی اغراض ہیں، جن کی خاطر وہ اپنی پیشانیوں پر اسلام کا لیبل چپکائے رہنے پر مجبور ہیں، اور ان میں اتنی جرأت نہیں کہ اسلام سے اپنے انقطاع کا اعلان کردیں۔

اس کتاب کے شروع میں خود نیاز صاحب کے اقوال و دلائل بھی درج ہیں، ان کو پڑھ کر کوئی صاحب علم نیاز صاحب کی علمیت پر ماتم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو شخص "مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ" میں "هوىٰ" کا ترجمہ ہوائی باتیں کرے، "بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا" میں "بِأَنَّ" کے معنی "جیسے" بتائے۔ "فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ" کا ترجمہ "ایک تختی میں محفوظ ہے" کرے، اس کو قرآن حکیم کے اعجازی کلام پر رائے زنی کرنے کا کیا حق ہے؟ منافقین کے جس استدلال بالقرآن سے رسول نے امت کے لیے پناہ مانگی تھی، نیاز صاحب نے اس کی یہ ایک نمایاں اور تازہ مثال پیش کی ہے۔

اگرچہ ان مضامین میں ان کی ہفوات کا مکمل جواب موجود ہے مگر پھر بھی ضرورت ہے کہ اس کتاب کو نقلی اور عقلی دونوں